السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے بھول کریہ قسم کھائی ۔۔۔ بھولنے کی وجہ یہ ہے کہ ابھی اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی ۔۔۔ مجھ پر طلاق اگر میں اگلے سال یہ سودانہ خریدوں ۔۔۔۔۔ اس صورت میں اگر وہ اگلے سال سودانہ خریدے توکیا واقعی اس کی بیوی کو طلاق ہوجائے گی ؟ نہ خریدنے کی صورت میں اس پر کیا کفارہ ہوگا ؟ یادرہے اس طرح طلاق وغیرہ کے ساتھ قسم کھانا اس کی ہر گزعادت نہیں ہے اوراب اس نے اللہ تعالی سے استغفار بھی کرلیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس قسم کے کلام کے بارے میں خاوندکی نیت کے لحاظ سے حکم مختلف ہوتا ہے ،اگراس سے اس کا مقصوداس سودے کے خریدنے پراپنے آپ کو رغبت دینا اورانگیخت کرنا ہے اورسودانہ خریدنے کی صورت میں اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کرنا مقصودنہ ہوتواہل علم کے صحیح قول کے مطابق یہ طلاق قسم کے حکم میں ہوگی اوراسے قسم ہی کا کفارہ دینا ہوگاجوکہ دس مسکینوں کونصف صاع ہر مسکین کے حساب سے کھجوریا جواس علاقے کی خوراک ہو، کھلانااورنصف صاع کی مقدارتقریباڈیڑھ کلوہے لہذااگروہ دس مسکینوں کواس حساب سے صبح یاشام کا کھانا کھلادے یاانہیں ایسالباس پہنادے جس میں نمازجائزہوتویہ اس کا کفارہ ہوجائے گا۔

اگرچیزنہ خریدنے کی صورت میں اس کا مقصودطلاق ہی ہے تواس سے طلاق واقع ہوجائے گی اوراگراس نے واقعی وہی الفاظ استعمال کئے ہیں جوسوال میں مذکورہیں تواس سے ایک طلاق واقع ہوجائے گیلیکن مردمومن کوچاہئے کہ اس طرح کے الفاظ کے استعمال سے اجتناب کرے کیونکہ بہت سے اہل علم کے نزدیک اس طرح کے الفاظ استعمال کرنے سے مطلقاطلاق واقع ہوجاتی ہے خواہ مقصودکچھ بھی ہواور نبی کریم ﷺ کا بھی ارشادہے کہ ’’جوشخص شبہات سے بچ گیااس نے اپنے دین وعزت کوبچالیا‘‘ (متفق علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص343

محدث فتویٰ